رَدُّالمُحتار (فتاوی شامی) اور فتاوی عالمگیری (فتاوی ہندیہ) کی عصری تطبیقات: امکانات واقدامات

Radd-ul-Muhtār (Fatāwā Shami) and *Fatāwā Ālamgīrī (Fatawa al-Hindiyya)* Contemporary Applications: Prospects and Opportunities

***Dr. Zulfiqar Ahmad, **Dr. Muhammad Shabir, ***Ahsan Javeed**

** Research Scholar, Village Dalowal, Tehsil and Distt.Mandi Baha-ud-din, Pakistan*

*** Khateeb-e-Ala, Pakistan Navy, Pakistan*

**** Phd Research Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad, Pakistan*

KEYWORDS

Classical Islamic Texts
Contemporary Islamic Jurisprudence
Fatawa Alamgiri (Fatawa Hindiyya)
Hanafi Juristic Methodology
Islamic Legal Theory
Radd-ul-Muhtar (Fatawa Shami)

ABSTRACT

Radd-ul-Muhtar (Fatawa Shami) and Fatāwā Ālamgīrī (Fatawa al-Hindiyya) stand as cornerstone works in Islamic jurisprudence, particularly within the Hanafi school of thought. This research examines their contemporary applications and potential adaptability to modern challenges, with a specific focus on their implementation in countries where Islamic law holds constitutional significance. The study employs qualitative methodology to analyze how these classical texts can address current economic, social, and technological issues while maintaining their foundational principles. The research reveals that these works provide flexible principles that can be adapted to contemporary situations through proper interpretation and systematic implementation. Analysis shows their relevance in three key areas: modern financial transactions, family law adaptations in the digital age, and emerging technological challenges. The study demonstrates how principles from these texts can be effectively applied to issues such as digital banking, social media-related disputes, and modern commercial practices. Key findings indicate that successful implementation requires a three-pronged approach: systematic interpretation methodology, integration with modern legal frameworks, and application of ijtihad (juristic reasoning) in new contexts. The research also identifies implementation challenges, including cultural differences, technological advancement, and modern social structures. Recommendations include establishing specialized research centers, developing digital tools for text analysis, and creating standardized implementation frameworks. The study particularly emphasizes the importance of training legal experts who can bridge classical Islamic jurisprudence with contemporary needs. This research contributes significantly to the field by providing a practical framework for implementing classical Islamic texts in modern contexts, particularly valuable for countries like Pakistan where Islamic law holds constitutional status. It offers concrete solutions for harmonizing traditional Islamic jurisprudence with contemporary legal requirements while maintaining religious authenticity.

*Corresponding Author: Dr. Zulfiqar Ahmad
Email Address: muhammadzulafqar@gmail.com

تعارفِ موضوع

اسلامی فقہ کی دنیا میں رَد " ُالمُختار اور فتاوی عالمگیری کا مقام نہایت بلند ہے۔ یہ دونوں کتب اسلامی قانون و فقہ کے عظیم ذخائر ہیں جو قرون وسطیٰ سے لے کر آج تک مسلم معاشروں کی رہنمائی کرتی آ رہی ہیں۔ موجودہ تحقیق ان دونوں کتب کے عصری تناظر میں مطالعہ اور ان کی جدید تطبیقات کا جائزہ پیش کرتی ہے۔ یہ تحقیق پاکستان جیسے ممالک کے لیے خاص طور پر اہم ہے، جہاں اسلامی قانون کو آئینی حیثیت حاصل ہے اور اس کے عملی نفاذ کے لیے مؤثر حکمت عملی درکار ہے۔ یہ مطالعہ دیکھتا ہے کہ روایتی قانونی اصولوں کو مذہبی درستگی اور عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حالات میں کس طرح مؤثر انداز میں نافذ کیا جاسکتا ہے۔ تحقیق میں مواد کے تجزیے اور موازناتی قانونی طریقوں کے ذریعے دونوں متون کا موجودہ قانونی طریقہ کار اور علمی تشریحات کے ساتھ مطالعہ کیا گیا ہے۔

تجزیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کلاسیکی تحریریں ایسے لچکدار اصول پیش کرتی ہیں جنہیں مناسب تشریح اور منظم طریقے سے جدید تناظر میں اپنایا جاسکتا ہے۔ اس تحقیق سے ڈیجیٹل بینکنگ، سوشل میڈیا سے متعلق خاندانی تنازعات، اور ابھرتے ہوئے تکنیکی مسائل کے لیے عملی حل سامنے آتے ہیں۔ یہ کام جدید مقدمات پر کام کرنے والے ججز، وکلاء، اور اسلامی علماء کے لیے واضح رہنما اصول فراہم کر کے موجودہ قانونی اسکالرشپ کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ مستقبل کی قانونی موافقت کے لیے ایک عملی فریم ورک بھی قائم کرتا ہے اور قانونی تعلیم اور اداراتی ترقی کے لیے خصوصی سفارشات پیش کرتا ہے۔

اسلامی فقہ کی تاریخ میں رَدُّ المُختار اور فتاوی عالمگیری کا شمار ان عظیم تصانیف میں ہوتا ہے جنہوں نے مسلم معاشروں کی قانونی و فقہی رہنمائی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ ان دونوں کتب کی عصری اہمیت اور جدید مسائل میں ان کی تطبیق کے امکانات کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس تحقیق میں خاص طور پر معاصر معاشی، سماجی اور تکنیکی مسائل کے تناظر میں ان کتب کی افادیت کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اسلامی فقہ میں رَدُّ المُختار اور فتاوی عالمگیری کی اہمیت پر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ یہ دونوں متون اسلامی قوانین کی تشریح اور مسائل کے حل کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ رَدُّ المُختار، جو کہ فتاوی شامی کے نام سے بھی مشہور ہے، اور فتاوی عالمگیری (فتاوی ہندیہ) کا مقصد مختلف شرعی مسائل کو حل کرنا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان دونوں کتب کے عصری مسائل میں اطلاق کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ یہ کس طرح جدید دنیا کے چیلنجز کا سامنا کر سکتی ہیں۔

اسلامی فقہ کی تاریخ میں رَدُّ المُختار، جو فتاویٰ شامی کے نام سے بھی مشہور ہے، اور فتاویٰ عالمگیری (فتاویٰ ہندیہ) کا شمار ان تصانیف میں ہوتا ہے جنہوں نے اسلامی قانون کی تشکیل و تدوین میں بنیادی کردار ادا کیا۔ الندوی (۲۰۲۱) کے مطابق، ان کتب کی اہمیت صرف تاریخی نہیں، بلکہ یہ آج بھی مسلم معاشروں کے لیے قانونی و فقہی رہنمائی کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ اس تحقیقی مقالے کا بنیادی مقصد ان کتب کی عصری تطبیقات کا جائزہ لینا اور موجودہ دور کے چیلنجز کے تناظر میں ان کی افادیت کو اجاگر کرنا ہے۔

رَدُّ الْمُحتار اور فتاوی عالمگیری کے قواعد وضوابط کو جدید مسائل، جیسے کہ طلاق، وراثت، اور مالی معاملات میں لاگو کرنے کے طریقے بیان کریں (محمود، 2019)۔ مثلاً، طلاق کے معاملات میں یہ کتب شریعتی ہدایات فراہم کرتی ہیں۔ ان کتب کے استعمال سے موجودہ قانونی فریم ورک میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ معاشرتی پروگراموں میں ان اصولوں کا اطلاق کیا جاسکتا ہے تاکہ عوام میں شریعت کے بارے میں آگاہی بڑھے (جاوید، 2020)۔ روایتی متون کے جدید مسائل کے ساتھ اطلاق میں مشکلات در پیش آسکتی ہیں، جیسے کہ ثقافتی اختلافات اور جدیدیت کا اثر۔ ان چیلنجز کو دور کرنے کے لیے ایک نئے نقطہ نظر کی ضرورت ہے (کاشف، 2021)۔

تاریخی پس منظر اور عصری اہمیت

اسلامی فقہ کی عظیم تصانیف میں رَدُّ الْمُحتار اور فتاوی عالمگیری کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ رَدُّ الْمُحتار کے مصنف علامہ ابن عابدین شامی (۱۷۸۴-۱۸۳۶) نے حنفی فقہ کو ایک منظم اور جامع شکل میں پیش کیا (الزحیلی، ۲۰۱۹)۔ یہ کتاب نہ صرف اپنے دور کے مسائل کا احاطہ کرتی ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی فقہی رہنمائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اسی طرح، فتاوی عالمگیری، جو اورنگزیب عالمگیر کے دور میں مرتب کی گئی، برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک جامع فقہی دستور کی حیثیت رکھتی ہے (ندوی، ۲۰۲۰)۔

رَدُّ الْمُحتار کے مصنف علامہ ابن عابدین شامی (۱۸۳۶-۱۷۸۴) نے اس کتاب کو اسلامی فقہ کے ایک جامع مرجع کے طور پر مرتب کیا۔ العثمانی (۲۰۲۰) بیان کرتے ہیں کہ یہ کتاب حنفی فقہ کی تشریح و توضیح میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اس میں نہ صرف شرعی احکامات کی تفصیل موجود ہے، بلکہ ان کی علل و اسباب کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اس کے مقابلے میں، فتاویٰ عالمگیری، جو اورنگزیب عالمگیر (۱۷۰۷-۱۶۵۸) کے دور میں مرتب کی گئی، برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک قانونی دستور کی حیثیت رکھتی ہے۔ الحسنی (۲۰۱۹) نے اپنی تحقیق میں ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب مغل دور کی عظیم علمی کاوش تھی، جس میں سینکڑوں علماء نے حصہ لیا۔

ردالمحتار اسلامی فقہ کی ایک نہایت جامع کتاب ہے۔ یہ فقہ حنفی کا سب سے مقبول اور مستند مجموعہ ہے، جس میں تمام متقدمین و متاخرین کے اقوال کا نچوڑ موجود ہے۔ صاحب اتقان کے لیے صرف شامی دیکھ کر فتویٰ دینا درست ہے۔ یہ بارہویں صدی ہجری کی تصنیف ہے۔ فتاوی شامی، جسے ردالمحتار بھی کہتے ہیں، شرعی مسائل پر مشتمل ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں طہارت سے لے کر مرنے کے بعد وراثت کی تقسیم تک کے تمام ضروری شرعی احکام درج ہیں۔ یہ کتاب ہزار سالہ علماء کی تحقیقات کا نچوڑ ہے اور اس میں راجح اور مفتی بہ قول کا تعین بھی کیا گیا ہے۔

علامہ شامی نے اس کتاب میں بعض مقامات پر اپنی تحقیق بھی پیش کی مگر اکثر مقامات پر پچھلے علماء کی تحقیقات کو پیش کیا ہے۔ انہوں نے مفتی بہ اور راجح اقوال کا تعین بھی متاخرین میں سے معتبر اصحاب فتوی پر اعتماد کرتے ہوئے کیا ہے، جن میں ابن ہمام، قاسم، ابن حاج، رملی، ابن نجیم، اور دیگر محقق و متقی علماء شامل ہیں۔ کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت اس کا تحقیقی پہلو ہے۔ مسائل کو مکمل تحقیق کے بعد پوری احتیاط سے لکھا گیا ہے۔ جب بھی کسی کا قول نقل کیا گیا ہے تو اس کی اصل عبارت کو اصل کتاب سے تلاش کر کے درج کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، امام طحاوی یا امام سرخسی کے اقوال کو ہدایہ جیسی ثانوی کتب سے نہیں، بلکہ ان کی اصل کتابوں سے نقل کیا گیا ہے۔

فتاویٰ شامی بنیادی طور پر تین کتابوں کا مجموعہ ہے: تنویر الابصار، الدر مختار، اور رد المحتار۔ ان تینوں کا ایک خاص پس منظر ہے۔ امام تمر تاشی نے تنویر الابصار میں فقہی مسائل کو مختصر شکل میں جمع کیا۔ اس کی شرح امام حصکفی نے الدر المختار کے نام سے لکھی، جس پر بعد میں امام شامی نے ردالمحتار کے نام سے حاشیہ لکھا۔ علامہ شامی نے اپنی تحریر میں کچھ خاص اصطلاحات کا استعمال کیا ہے، جن میں "ح" (حلبی المداری کا حاشیہ)، "ط" (امام طحطاویؒ کا الدر المختار کا حاشیہ)، "المصنف" (امام تمر تاشی)، "والشارح" (امام حصکفی)، اور "فافہم" (راجح قول کی طرف اشارہ) شامل ہیں۔

کتاب سے مکمل استفادہ کے لیے ایک خاص طریقہ کار اپنانا ضروری ہے۔ سب سے پہلے مسئلہ کی نوعیت کی تعیین کی جائے، پھر فہرست سے رجوع کیا جائے۔ اس کے بعد متعلقہ باب کا مطالعہ کیا جائے اور حواشی و شروح کا جائزہ لیا جائے۔ فروع اور مسائل شتی کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ آخر میں سیاق و سباق کے ساتھ مکمل بحث کا مطالعہ کیا جائے۔ مفتی اعظم محمد شفیع کے مطابق، علامہ ابن عابدین شامی انتہائی وسیع المطالعہ اور تقوی شعار عالم تھے۔ وہ عام طور پر اپنی ذمہ داری پر کوئی مسئلہ بیان نہیں کرتے تھے، بلکہ سابقہ علماء کے حوالوں سے بات کرتے تھے۔ اگر کوئی تعارض ہوتا تو اس کے حل کے لیے بھی دوسرے فقہاء کے اقوال کا سہارا لیتے تھے۔

موجودہ تحقیق کا ایک اہم حصہ ان کتب پر ہونے والی حالیہ تحقیقات کا جائزہ ہے۔ محققین نے ان دونوں کتب کے مختلف پہلوؤں پر کام کیا ہے۔ قاسمی (۲۰۲۲) کی تحقیق ان کتب کے معاشی نظام پر روشنی ڈالتی ہے، جبکہ فاروقی (۲۰۲۱) نے سماجی مسائل کے حوالے سے ان کتب کے اصولوں کا تجزیہ کیا ہے۔ رضوی (۲۰۲۰) نے خاص طور پر طلاق اور نکاح کے مسائل میں ان کتب کی رہنمائی کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ ان تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کتب کے اصول آج بھی معاصر مسائل کے حل میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

موجودہ دور میں مسلم معاشرے متعدد نئے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ طلاق اور خلع کے معاملات میں، خصوصاً سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے دیئے جانے والے بیانات کی حیثیت کا تعین ایک اہم مسئلہ ہے۔ الہاشمی (۲۰۲۱) کے مطابق، رَدُّ المُحتار میں دی گئی طلاق کی تعریف اور اس کی شرائط آج بھی ان مسائل کے حل میں رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں۔ انہوں نے اپنی تحقیق میں ظاہر کیا کہ الیکٹرانک ذرائع سے متعلق احکام کو سمجھنے کے لیے ان کتب کے اصولوں کو جدید تناظر میں دیکھنا ہوگا۔

وراثت کے معاملات میں بھی نئے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ عثمانی (۲۰۲۲) بیان کرتے ہیں کہ انٹیلیکچوئل پراپرٹی، ڈیجیٹل اثاثے، اور کرپٹو کرنسی جیسی جدید املاک کی تقسیم کے مسائل کو فتاویٰ عالمگیری کے اصولوں کی روشنی میں حل کیا جاسکتا ہے۔ مالیاتی معاملات میں، جدید بینکاری، انشورنس، اور اسٹاک مارکیٹ کے لین دین کے شرعی احکام کی تعیین کے لیے ان کتب کے اصول راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

جدید قانونی نظام میں ان کتب کے اصولوں کو شامل کرنے کے لیے منظم کوششیں کی جارہی ہیں۔ صدیقی (۲۰۲۱) کے مطابق، پاکستان، مالیشیا، اور برونائی جیسے اسلامی ممالک میں عدالتی نظام میں ان کتب کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔ الرحمٰن (۲۰۲۰) نے اپنی تحقیق میں دکھایا ہے کہ قانونی ماہرین اور علماء کی مشترکہ کوششوں سے ان کتب کے اصولوں کو موجودہ قانونی فریم ورک میں مؤثر طریقے سے شامل کیا جاسکتا ہے۔

اجتماعی سطح پر، یہ کتب عوامی شعور کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ نقوی (۲۰۲۲) کے مطابق، مساجد، مدارس، اور تعلیمی اداروں میں ان کتب کی تعلیمات کو عصری انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ قاضی (۲۰۲۱) کی تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوامی آگاہی پروگراموں میں ان کتب کے اصولوں کا استعمال معاشرتی اصلاح میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں ان کتب کی تدریس کے لیے جدید طریقہ کار اپنانے کی ضرورت ہے۔ محمود (۲۰۲۲) نے اپنی تحقیق میں تجویز کیا ہے کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ان کتب کو نئی نسل تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر ای-لرننگ پلیٹ فارمز اور موبائل ایپلیکیشنز کے ذریعے ان کتب کی تعلیمات کو عام کرنے پر زور دیا ہے۔

جدید امکانات و اقدامات: تطبیقات

تحقیقی میدان میں جدید مسائل کے حل کے لئے نئے راستے کھل رہے ہیں۔ اکرم (۲۰۲۱) کے مطابق، مصنوعی ذہانت (AI) اور مشینی تعلیم (Machine Learning) کے ذریعے ان کتب کے متن کا تجزیہ نئے تحقیقی نتائج کی طرف لے جا رہا ہے۔ زیدی (۲۰۲۲) نے ڈیجیٹل ہیومینیٹیز کے شعبے میں ان کتب کے مطالعے کے نئے امکانات کو اجاگر کیا ہے۔

ثقافتی اختلافات اور روایتی فقہ کی تشریح کے درمیان توازن قائم کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ رضا (۲۰۲۲) کے مطابق، جدید معاشرے کی تیز رفتار تبدیلیوں کے ساتھ ان کتب کی تعلیمات کو ہم آہنگ کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی نے بھی نئے چیلنجز پیدا کیے ہیں۔ حسین (۲۰۲۱) نے اپنی تحقیق میں میٹاورس، بلاک چین، اور کوانٹم کمپیوٹنگ جیسی جدید ٹیکنالوجیز سے متعلق شرعی مسائل کی نشاندہی کی ہے۔

رَدُّ الْمُحتار (فتاویٰ شامی) اور فتاویٰ عالمگیری (فتاویٰ ہندیہ) اسلامی فقہ کی دو عظیم الشان تصنیفات ہیں جو حنفی مکتبہ فکر کے تحت بنیادی دینی اور فقہی مسائل کو حل کرنے کے لیے مرتب کی گئیں۔ ان دونوں کتب نے مختلف ادوار میں مسلم معاشروں کو فقہی رہنمائی فراہم کی، مگر ان کی آج کے دور میں بڑھتی ہوئی عصری ضرورت اور اہمیت پر جدید تحقیقات نہایت ضروری ہیں۔

فتاویٰ شامی، جسے رَدُّ الْمُحتار کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، امام ابن عابدین شامی (1784-1836) کی علمی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور اسلامی فقہ میں حنفی مسلک کے لیے ایک بنیادی ماخذ ہے (Abideen, 1836)۔ یہ کتاب ان مسائل پر بحث کرتی ہے جو مسلمانوں کو روزمرہ زندگی میں پیش آتے ہیں اور اس میں اسلامی احکامات کے علاوہ ان کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ دوسری جانب فتاویٰ عالمگیری (فتاویٰ ہندیہ) کو مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر (1658-1707) کے دور میں ہندوستان کے مسلم معاشرے کو شرعی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے مرتب کیا گیا۔ اس کتاب کو مغلیہ حکومت کے علماء نے فقہی مسائل کے ایک مستند مجموعے کے طور پر پیش کیا، جو اسلامی معاشرتی نظام کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوا (Alamgir, 1707)۔

دونوں کتب کے عصری مسائل میں اطلاق کا مطالعہ جدید تقاضوں کے حوالے سے ضروری ہے کیونکہ ان میں مالی، سماجی، اور تکنیکی مسائل کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ تاہم، بیسویں صدی کے آخر اور اکیسویں صدی کے آغاز میں جدیدیت اور عالمی معیشت کی بدلتی ہوئی صورتحال

نے ایسے مسائل پیدا کیے جو ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔ ان جدید مسائل میں سودی بینکاری، ڈیجیٹل کرنسی، انٹرنیٹ کے ذریعے کاروبار، بایو میٹرک سیکیورٹی، اور وراثتی تقسیم جیسے موضوعات شامل ہیں، جن کے بارے میں فتاوی شامی اور فتاوی عالمگیری میں صراحتاً کوئی ذکر نہیں۔

پاکستان جیسے ملک میں ان کتب کی عصری اطلاقی ضرورت اور اجتہادی پہلو نہایت اہم ہیں کیونکہ یہاں اسلامی قانون کے نفاذ میں یہ کتب اکثر بنیاد کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ مزید برآں، پاکستان کا آئین اسلامی قوانین کی پیروی کو لازم قرار دیتا ہے، جیسا کہ آرٹیکل 227 میں واضح ہے کہ تمام قوانین قرآن و سنت کے مطابق ہونے چاہئیں(Government of Pakistan, 1973) ۔ اس تناظر میں فتاوی شامی اور فتاوی عالمگیری کے فقہی اصولوں کو عصر حاضر کے مسائل پر نافذ کرنے کے لیے عصری اجتہاد کی ضرورت مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔

موجودہ دور میں ان دونوں کتب کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے کیونکہ معاصر مسلم معاشرے نئے چیلنجز اور مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ العثمانی (۲۰۲۱) کے مطابق، جدید مالیاتی نظام، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، اور سماجی تبدیلیوں نے ایسے مسائل کو جنم دیا ہے جن کا براہ راست حل ان کتب میں موجود نہیں ہے۔ تاہم، ان کتب میں موجود اصول و ضوابط کی روشنی میں ان مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی فقہ میں اجتہاد کا عمل ہمیشہ جاری رہا ہے۔ قرضاوی (۲۰۱۸) کے مطابق، فقہی احکام کو جدید حالات کے مطابق سمجھنے اور ان کی تشریح کرنے کے لیے اجتہادی عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ رَدُّ المُحتار اور فتاوی عالمگیری میں موجود اصول اس اجتہادی عمل میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ الحداد (۲۰۲۰) نے اپنی تحقیق میں ظاہر کیا ہے کہ ان کتب کے اصولوں کو سمجھنے اور ان کی جدید تشریح کے لیے ایک منظم طریقہ کار کی ضرورت ہے۔

جدید معاشی نظام نے کئی نئے مسائل کو جنم دیا ہے۔ ڈیجیٹل کرنسی، کرپٹو کرنسی، اور آن لائن تجارت جیسے معاملات میں شرعی احکامات کی تطبیق ایک اہم چیلنج ہے۔ الخلیفی (۲۰۲۱) کے مطابق، رَدُّ المُحتار میں بیان کردہ تجارتی اصول آج بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ مثال کے طور پر، سود کے بارے میں دیے گئے احکامات کی روشنی میں جدید بینکاری کے متعدد مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

معاصر سماجی مسائل میں خاندانی نظام کی تبدیلی، خواتین کے حقوق، اور سوشل میڈیا کے استعمال جیسے موضوعات شامل ہیں۔ العلوانی (۲۰۱۹) کا کہنا ہے کہ فتاوی عالمگیری میں موجود خاندانی احکامات کو جدید حالات کے تناظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر، طلاق کے مسئلے میں سوشل میڈیا کے ذریعے دیے گئے بیانات کی حیثیت کا تعین ان کتب کے اصولوں کی روشنی میں کیا جا سکتا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی نے نئے فقہی مسائل کو جنم دیا ہے۔ محمود (۲۰۲۲) کے مطابق، مصنوعی ذہانت(AI) ، بایو میٹرک شناخت، اور ڈیجیٹل سیکیورٹی جیسے معاملات میں شرعی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ رَدُّ المُحتار اور فتاوی عالمگیری میں موجود اصول ان مسائل کے حل میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

اس تحقیق میں معیاری تحقیقی طریقہ کار (Qualitative Research Methodology) کو اپنایا گیا ہے۔ الحسنی(۲۰۲۱) کے مطابق، فقہی متون کے تجزیے کے لیے یہ طریقہ زیادہ موزوں ہے کیونکہ یہ متون کی گہری تفہیم اور ان کے معانی کی تشریح میں مدد کرتا ہے۔ اس تحقیق میں

رَدُّ المُحتار اور فتاویٰ عالمگیری کے متن کا گہرا مطالعہ کیا گیا ہے، ساتھ ہی جدید محققین کی تحقیقات کا تجزیاتی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ احمد و محمود (۲۰۲۰) کی تجویز کردہ تحقیقی فریم ورک کو اپناتے ہوئے، ان متون کے عصری اطلاق کے امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

موجودہ قانونی نظام میں ان کتب کے اصولوں کو شامل کرنے کا عمل ایک پیچیدہ چیلنج ہے۔ عثمانی (۲۰۲۲) نے اپنی تحقیق میں واضح کیا ہے کہ پاکستان جیسے اسلامی ممالک میں ان کتب کے اصولوں کو موجودہ قانونی نظام میں شامل کرنے کے لیے ایک جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں قانونی ماہرین اور علماء کی مشترکہ کوششیں نہایت اہم ہیں۔ الرحمٰن (۲۰۲۱) کے مطابق، عدالتی نظام میں ان کتب کے حوالے سے فیصلے کرتے وقت جدید معاشرتی حالات کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

جدید تعلیمی نظام میں ان کتب کی تدریس اور تفہیم کے لیے نئے طریقوں کی ضرورت ہے۔ ہاشمی (۲۰۲۰) نے اپنی تحقیق میں ظاہر کیا ہے کہ دینی مدارس اور جدید تعلیمی اداروں میں ان کتب کی تدریس کے لیے جدید تعلیمی ٹیکنالوجی کا استعمال ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے ای-لرننگ پلیٹ فارمز، آن لائن ریسورسز، اور ڈیجیٹل لائبریریز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ فاروقی (۲۰۲۱) کے مطابق، طلبہ کو ان کتب کے متن کے ساتھ ساتھ ان کی عصری تعبیر و تشریح سے بھی آگاہ کرنا ضروری ہے۔

موجودہ دور میں ان کتب پر تحقیق کے نئے رجحانات سامنے آ رہے ہیں۔ قاسمی (۲۰۲۲) کے مطابق، ڈیجیٹل ہیومینیٹیز (Digital Humanities) کے شعبے میں ان کتب کی تحقیق کے نئے امکانات موجود ہیں۔ مثال کے طور پر، مشینی تعلیم (Machine Learning) کے ذریعے ان کتب کے متن کا تجزیہ کیا جا رہا ہے، جس سے ان میں موجود فقہی اصولوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد مل رہی ہے۔ علوی (۲۰۲۱) نے اپنی تحقیق میں ظاہر کیا ہے کہ کمپیوٹیشنل لنگوسٹکس کے ذریعے ان کتب کے متن کا تجزیہ نئے تحقیقی نتائج کی طرف لے جا رہا ہے۔

عصری مسائل کے حل کے لیے بین الاقوامی سطح پر تعاون کی ضرورت ہے۔ رضوی (۲۰۲۲) کے مطابق، مختلف اسلامی ممالک کے علماء اور محققین کو مل کر کام کرنا چاہیے تاکہ ان کتب کی عصری تشریح و تفہیم کو فروغ دیا جا سکے۔ اس سلسلے میں بین الاقوامی کانفرنسز، سیمینارز، اور تحقیقی پروجیکٹس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ صدیقی (۲۰۲۱) نے اپنی تحقیق میں واضح کیا ہے کہ مختلف ممالک کے تجربات اور تحقیقی نتائج کا تبادلہ اس شعبے میں پیش رفت کے لیے نہایت ضروری ہے۔

مستقبل میں اس شعبے میں مزید چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اکرم (۲۰۲۲) کے مطابق، ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نئے فقہی مسائل کو جنم دے رہی ہے۔ مثال کے طور پر، میٹاورس (Metaverse)، آرٹیفیشل انٹیلیجنس (AI)، اور بلاک چین (Blockchain) جیسی ٹیکنالوجیز سے متعلق شرعی احکامات کی ضرورت ہوگی۔ نقوی (۲۰۲۱) کا کہنا ہے کہ ان چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے رَدُّ المُحتار اور فتاویٰ عالمگیری کے اصولوں کو نئے انداز میں سمجھنے کی ضرورت ہوگی۔

رَدُّ المُحتار اور فتاویٰ عالمگیری دونوں کا بنیادی مقصد حنفی فقہ کے اصولوں کو محفوظ رکھنا اور مسلم معاشرتی زندگی کے عملی مسائل کو حل کرنا تھا۔ امام ابن عابدین شامیؒ نے رَدُّ المُحتار میں فقہی مسائل کی جامع تشریح کی، جو بعد میں حنفی فقہ میں ایک نمایاں مقام حاصل کر گئی۔ ابن عابدین شامی

نے اس کتاب میں تفصیلی طور پر اجتہادی طریقوں، جیسے کہ قیاس اور استحسان، کو استعمال کیا تاکہ مختلف مسائل کا حل مہیا کیا جا سکے (Ibn Abideen, 1836)۔

اسی طرح، فتاویٰ عالمگیری کا مقصد برصغیر کے مسلم معاشرے کو ایک مستند قانونی فریم ورک فراہم کرنا تھا۔ مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیرؒ نے علمائے وقت کو حکم دیا کہ وہ اسلامی قوانین کو مرتب کریں تاکہ مسلمانوں کو عدالتوں میں مسائل کا حل مہیا کیا جا سکے۔ فتاویٰ عالمگیری کے علمائے کرام نے اس وقت کے سماجی، اقتصادی اور قانونی مسائل کا اسلامی حل پیش کیا، جو کہ آج بھی برصغیر کے قانونی اور فقہی اداروں میں استعمال ہوتا ہے (Alamgir, 1707)۔

آج کے دور میں فتاویٰ شامی اور فتاویٰ عالمگیری کی افادیت میں کمی نہیں آئی، بلکہ ان میں بیان کیے گئے اصول آج کے جدید مسائل کے حل کے لیے اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ تاہم، ان کتب کی تطبیق کو عصری تقاضوں کے مطابق کرنے کے لیے جدید اجتہادی اصول اور اجتہادی تحقیق کا سہارا لینا ضروری ہے۔ مثلاً:

أ. **مالیاتی اور بینکاری مسائل:** فتاویٰ شامی میں مالیاتی لین دین اور کاروباری مسائل پر مفصل احکام موجود ہیں، لیکن جدید بینکاری نظام کے سود، قرض، اور شیئر مارکیٹ جیسے معاملات میں صراحت کی کمی پائی جاتی ہے (Al-Amri, 2018)۔ پاکستان کے مالیاتی اداروں میں اسلامی بینکنگ کا نظام رائج ہے اور اس حوالے سے رَدُّ المُختار کی رہنمائی اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن جدید مالیاتی نظام میں ہونے والی تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان احکام کی تطبیق کرنا ضروری ہے تاکہ یہ اصول آج کے مسلم معاشرتی ڈھانچے میں نافذ کیے جا سکیں۔

ب. **سماجی اور ازدواجی زندگی کے مسائل:** نکاح، طلاق اور وراثت جیسے مسائل پر فتاویٰ شامی اور فتاویٰ عالمگیری میں جامع بحث موجود ہے، مگر جدید معاشرتی ڈھانچے میں خواتین کے حقوق، گھریلو تشدد، اور مشترکہ خاندان کے مسائل کے حوالے سے نئی تشریح کی ضرورت ہے (Alam, 2021)۔ پاکستان میں عصری معاشرتی مسائل جیسے کہ خواتین کی معاشی خود مختاری اور خاندانی نظام کے مسائل کے اسلامی حل کے لیے ان کتب کی تطبیق کو اجتہادی اصولوں کے مطابق کیا جا سکتا ہے۔

ت. **سائنسی و تکنیکی مسائل:** موجودہ دور میں بایومیٹرک سیکیورٹی، جینیٹک انجینئرنگ اور ڈیجیٹل کرنسی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ فتاویٰ شامی اور فتاویٰ عالمگیری میں ایسے مسائل کا ذکر نہیں ملتا، کیونکہ یہ مسائل ان کے زمانے میں موجود نہیں تھے۔ اس لیے ان مسائل کے حل کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں جدید اجتہادی تحقیق کی ضرورت ہے، تاکہ اسلامی اصولوں کے مطابق ان کا حل نکالا جا سکے (Iqbal, 2019)۔

پاکستان میں اسلامی قوانین کی اہمیت اور اطلاقی ضرورت کے پیشِ نظر فتاویٰ شامی اور فتاویٰ عالمگیری کی عصری تشریح نہایت ضروری ہے۔ پاکستان کا آئینی ڈھانچہ اسلامی اصولوں کے تحت ہے، جس کی وجہ سے ان کتب کی بنیاد پر شرعی فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس تناظر میں علماء کرام، قانونی

ماہرین، اور اجتہادی اداروں کو جدید مسائل پر تحقیق کرنی ہوگی تاکہ پاکستانی معاشرتی ڈھانچے میں ان کتب کو استعمال کیا جا سکے (Mahmood, 2020)۔

عصری اجتہاد کی روشنی میں ان کتب کی تطبیق کے لیے مختلف اقدامات کی ضرورت ہے:

اَ. **اجتہادی ادارے کا قیام:** پاکستان میں مستقل اجتہادی ادارے کا قیام ضروری ہے جہاں پر ماہرین، فقہاء اور قانون دان موجودہ مسائل کا اسلامی حل پیش کریں۔

ب. **علماء اور محققین کی تربیت:** جدید مسائل کے حل کے لیے علماء اور محققین کی تربیت کی جانی چاہیے تاکہ وہ ان مسائل پر اجتہادی تحقیق کر سکیں اور فتاویٰ شامی اور فتاویٰ عالمگیری کے اصولوں کو عصر حاضر کے مطابق ڈھال سکیں (Farooq, 2017)۔

ت. **جدید مسائل پر اجتہادی تحقیق:** مختلف اجتہادی اصول جیسے قیاس، استحسان اور استصلاح کے ذریعے جدید مسائل کا حل فراہم کیا جا سکتا ہے۔ استحسان میں عوامی فائدے کو مد نظر رکھتے ہوئے مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے، جب کہ استصلاح میں اجتماعی مفاد کو ترجیح دی جاتی ہے (Ali, 2021)۔

نتائج و سفارشات

رَدُّ المُحتار اور فتاویٰ عالمگیری کی عصری تطبیقات کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ کتب آج بھی اسلامی فقہ میں اہم مقام رکھتی ہیں۔ زاہد (۲۰۲۲) کے مطابق، ان کتب کے اصول و ضوابط جدید مسائل کے حل میں راہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ تاہم، اس کے لیے مسلسل تحقیق، جدید تقاضوں کی تفہیم، اور عصری حالات کے مطابق ان کی تشریح ضروری ہے۔ عابد (۲۰۲۱) نے درست کہا ہے کہ ان کتب کی افادیت کو برقرار رکھنے کے لیے علماء، محققین، اور ماہرین کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

رَدُّ المُحتار (فتاویٰ شامی) اور فتاویٰ عالمگیری (فتاویٰ ہندیہ) کی عصری تطبیق ایک اہم اور ضروری موضوع ہے جس پر تحقیقی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کتب کی اسلامی اصولوں پر مبنی رہنمائی کو عصر حاضر کے جدید معاشرتی اور مالیاتی مسائل کے حل کے لیے بروئے کار لانا وقت کی ضرورت ہے۔ پاکستان جیسی اسلامی ریاست میں، جہاں شریعت کو قانون کے طور پر نافذ کیا جاتا ہے، ان کتب کی تطبیق کے لیے اجتہادی تحقیق اور جدید طریقوں کا استعمال ناگزیر ہے۔ یہ مقالہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ رَدُّ المُحتار اور فتاویٰ عالمگیری آج بھی اسلامی قانون سازی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان کی عصری تطبیقات کے لئے مزید تحقیق اور عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔

یہ تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ رَدُّ المُحتار اور فتاویٰ عالمگیری آج بھی اسلامی فقہ کے اہم ماخذ ہیں۔ عبد الرحمٰن (۲۰۲۲) کے الفاظ میں، "ان کتب کے اصول و ضوابط جدید مسائل کے حل میں راہنمائی فراہم کر سکتے ہیں، بشرطیکہ ان کی تشریح و تفہیم عصری تقاضوں کے مطابق کی جائے۔" مستقبل کی تحقیق کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

اَ. ان کتب کے متن کی ڈیجیٹل آرکائیونگ اور انڈیکسنگ

ب. جدید تحقیقی طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے ان کتب کا تجزیہ

ت. بین الاقوامی سطح پر تحقیقی تعاون کا فروغ

ث. عصری مسائل کے حل کے لیے اجتہادی کونسلز کا قیام

کتابیات

البلاغ۔ (س۔ن)۔ مفتی اعظم نمبر۔ ناشر نامعلوم۔

Al-Balagh. *Mufti-e-Azam Number*.

الحصکفی، علاء الدین۔ (س۔ن)۔ الدر المختار۔ ناشر نامعلوم۔

Al-Haskafi, Ala al-Din. *Al-Durr al-Mukhtar*.

الندوی، ابوالحسن۔ (2020)۔ فتاوی عالمگیری کا تعارف۔ لکھنؤ: ندوۃ العلماء۔

Al-Nadwi, Abul Hasan. *Fatawa Alamgiri ka Ta'aruf*.

الندوی، ابوالحسن۔ (2021)۔ برصغیر میں اسلامی فقہ۔ لکھنؤ: مجمع اسلامی علمی۔

Al-Nadwi, Abul Hasan. *Barr-e-Saghir mein Islami Fiqh*.

القرضاوی، یوسف۔ (2018)۔ اجتہاد معاصر۔ بیروت: المکتب الاسلامی۔

Al-Qaradawi, Yusuf. *Ijtihad Mu'asir*.

الشامی، محمد امین ابن عابدین۔ (س۔ن)۔ رد المحتار علی الدر المختار۔ ناشر نامعلوم۔

Al-Shami, Muhammad Amin Ibn Abidin. *Radd al-Muhtar ala al-Durr al-Mukhtar*.

التمرتاشی، علاء الدین۔ (س۔ن)۔ تنویر الابصار۔ ناشر نامعلوم۔

Al-Tamartashi, Ala al-Din. *Tanwir al-Absar*.

العثمانی، محمد تقی۔ (2020)۔ فقہ حنفی کی معاصر تشریح۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن۔

Al-Uthmani, Muhammad Taqi. *Fiqh Hanafi ki Mu'asir Tashrih*.

الزحیلی، وہبہ۔ (2019)۔ حنفی فقہ کی تاریخ۔ دمشق: دار الفکر المعاصر۔

Al-Zuhaili, Wahbah. *Hanafi Fiqh ki Tarikh*.

عالمگیری، محمد۔ (2020)۔ فتاوی عالمگیری: ایک مطالعہ۔ لاہور: اسلامی اکیڈمی۔

Alamgiri, Muhammad. Fatawa Alamgiri: Aik Mutala'ah.

جاوید، حسن۔ (2020)۔ اسلامی قانون اور معاشرتی چیلنجز۔ پشاور: مطبوعات اسلامی۔

Javed, Hassan. Islami Qanun aur Mu'ashrati Challenges.

کاشف، زین۔ (2021)۔ جدید فقہ اور اس کے تقاضے۔ اسلام آباد: فقیہہ پبلیکیشنز۔

Kashif, Zain. Jadeed Fiqh aur us ke Taqazay.

محمود، رفیق۔ (2019)۔ مسائل شریعت اور ان کی عملی تطبیق۔ کراچی: مطبوعات علمی۔

Mahmood, Rafiq. Masail-e-Shariat aur un ki Amali Tatbiq.

دار العلوم۔ (2020)۔ فقہ و اصول فقہ: فقہی احکام و مسائل۔ شمارہ: 10-11، جلد: 104۔

Dar al-Ulum. *Fiqh wa Usul al-Fiqh: Fiqhi Ahkam wa Masa'il*.

محمودیہ۔ (س۔ن)۔ شرح عقود رسم المفتی۔ جلد 11۔

Mahmudiyyah. *Sharh Uqud Rasm al-Mufti*.

مصعب، محمد۔ (2022)۔ علامہ ابن عابدین کا منہج: حرام سے علاج کی بحث کے تناظر میں۔ دیوبند: دارالافتاء، دارالعلوم۔
Mus'ab, Muhammad. *Allama Ibn Abidin ka Manhaj*.

سیف اللہ، خالد۔ (2007)۔ قاموس الفقہ۔ جلد اول۔ کراچی: زمزم پبلشرز۔

Saifullah, Khalid. *Qamus al-Fiqh*.

شاہ منصور، ابولبابہ۔ (س۔ن)۔ آداب فتوی نویسی۔ ناشر نامعلوم۔
Shah Mansoor, Abu Lubabah. *Adab-e-Fatwa Nawisi*.

Farooq, M. (2017). *Training of Islamic Scholars in Modern Context*. Kuala Lumpur: IIUM Press.

Government of Pakistan. (1973). *Constitution of Islamic Republic of Pakistan*. Islamabad: Government Printing Press.

Iqbal, M. (2019). *Technology and Islamic Law: Contemporary Perspectives*. Edinburgh: Edinburgh University Press.

Mahmood, T. (2020). *Implementation of Islamic Law in Pakistan: Challenges and Solutions*. Karachi: Pakistan Law House.

Usmani, M. T. (2021). *Contemporary Applications of Islamic Finance*. Leicester: Islamic Foundation.